مطلب درست نہو۔ اور اسکا جواب کادیانی سے کچھ بن نہین سکا۔ مگر ڈپٹی آتھم کا طرز بیان عمدہ و مطلب خیز نہین۔ اور اس سے اسکا مطلب بخوبی ادا نہین ہوا۔ ڈپٹی آتھم کی جو تحریر و تقریر ہمنے دیکھی وہ ایسی ہی پائی جسکا مطلب باس سے بخوبی سمجھ مین نہ آیا۔ اور وہ مکلبش و ملطن شاعر کا مصداق معلوم ہوا۔

اسمقام مین ہم اسکا مطلب اپنی عبارت مین ادا کرتے ہین تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ مطلب درست ہی۔ اور جو جواب اس مطلب کا کادیانی نے دیا ہے وہ درست اور مطابق سوال نہین ہے۔ ڈپٹی آتھم کا مطلب یہ ہے کہ اگر خدا تعالی کی قدرت و افعال و اقوال کا امتحان ہی انسانی استقرار سے ضروری ہے۔ اور جو بات خدا کی انسانی استقرار کے موافق معلوم نہو۔ وہ لائق تسلیم نہین ہے تو چاہیئے کہ خدا کی صفت خالقیت کو بھی نہ مانین کیونکہ انسانی استقرار و تتبع سے عموماً خلق کی یہی صورت نظر آئی ہے۔ کہ ایک مادہ (لکڑی یا مٹی یا لوہے وغیرہ) سے ایک چیز بنائی جاوے۔ اور اسکے بنانے کے لئے آلات اوزار تیشہ ہتھوڑہ وغیرہ ہون۔ جو چیزین انسان بناتا ہی اسمین کوئی چیز ایسی نہین جو بغیر مادہ اور بغیر آلات کے بنائی گئی ہو۔ اور خاصکر انسان کی خلق و پیدائش کی صورت انسانی استقرار و تتبع مین بھی نظر آتی ہے۔ کہ مرد و عورت جفت ہون یہ اور ان دونون سے بچہ تولد ہو۔ مگر عام خلق خداوندی مین بقول اہل مذہب سماوی یہ صورت خلق جو استقرار مین آئی ہے۔ پائی نہین جاتی۔ اور نہ خاص خلق آدم و مسیح مین یہ صورت استقرائی خلق کی پائی گئی ہے۔ بلکہ اہل اسلام خصوصاً مسلمان عام صفت خلق کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ خدا تعالے نے عالم کو بغیر مادہ کے بنایا۔ اور اس خلق مین وہ آلات و اوزارون کا محتاج نہین ہوا۔ اور خلق حضرت آدم کی نسبت مسلمان و اہل کتاب یہ اعتقاد رکھتے ہین

ام خلقوا من غیر شیٔ (یعنی بغیر مادہ و آلات) ام هم الخالقون (الطور ع ۲)

کہ حضرت آدم کو خدا تعالے نے بغیر کسی مرد و عورت کے صرف مٹی سے پیدا کیا۔ اور خلق حضرت مسیح کی نسبت مسلمان اور نصاری یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ انکو خدا تعالے نے صرف والدہ سے پیدا کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور اگر خدا کی قدرت و افعال مین انسانی استقرار واجب اللحاظ ہے۔ اور جو چیز اسکے موافق معلوم نہو اس سے انکار لازم ہے تو چاہئے کہ خدا تعالے کی عام صفت خالقیت سے انکار کیا جائے اور حضرت آدم کا بلا مادر و پدر پیدا ہونا اور حضرت مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا تسلیم نکیا جائے۔ حالانکہ اس سے کادیانی کو بہی انکار نہین ہے۔ وہ بھی مانتا ہے کہ خدا نے عالم کو بغیر مادہ و آلات پیدا کیا۔ اور حضرت آدمؑ کو بلا مادر و پدر اور حضرت مسیح کو بلا پدر پیدا کیا ہے۔ اور جبکہ خدا کی صفت کی خالقیت۔ اور حضرت آدم و حضرت مسیح کی پیدایش برخلاف صورت استقرار انسانی تسلیم کی گئی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے افعال و اقوال مین اس انسانی استقرار کا کچہہ لحاظ نہین ہے۔ اور جس چیز کی نسبت خدا تعالے نے فرما دیا ہو۔ کہ ہم نے اسکو ایسا کیا۔ یا وہ چیز باتفاق کل خدا کا فعل تسلیم کیجائے۔ اس مین انسانی استقرار کی موافقت کی شرط ایک ڈھکوسلہ ہے۔ اور محض الحاد۔

مسٹر آتہم کا اس قول سے یہی مطلب ہے تو مسٹر آتہم پر واجب ہے۔ کہ اپنے قصور بیانی کے معترف ہو کر آیندہ تقریر و تحریر کا کبہی نام نہ لین۔ قلم کو توڑ دین۔ اور کاغذ کو پھاڑ ڈالین۔ اور ہمارا شکریہ ادا کرین۔ کہ ہم نے ان کی مردہ تقریر مین جان ڈالدی۔ اور اسکے جواب سے کادیانی کی عاجزی ظاہر کردی۔ اور اس صورت مین جو کچہہ کادیانی نے اس مطلب کے جواب مین کہا ہے وہ ہیچ و پوچ ہے۔ چنانچہ ناظرین کو اسکے جواب کے ملاحظہ سے یقین ہوگا۔ مگر اس سے وہ یہ نہ سمجہہ لین کہ جس مدعا کے واسطے اونہون نے یہ تقریر کی تہی ہمنے وہ مدعا مان لیا۔ نہین نہین ہرگز نہین۔ ہمنے انکی تقریر کو شائستہ پیرایہ مین ادا کر کے صرف یہ ظاہر کر دیا ہے کہ خدا کی قدرت و افعال و اقوال کے لئے انسانی استقرار معیار و پیمانہ صحت نہین ہو سکتا۔ اور کادیانی کا مجوزہ استقرار ایک ڈہکوسلہ ہے۔ اس سے زیادہ یہ نہین مانا (اور نہ ڈپٹی آتہم کی کلام مین اسکا ثبوت پایا ہے۔) کہ خدا تعالے نے بجز انسان کسیکو رسول بنا کر بہیجا ہے۔ یا اپنی پاک کلام مین اسکا اظہار فرمایا ہے۔ کہ ہمنے اپنے حقیقی بیٹے یا اپنی جزء اور تیسرے حصہ (وَن آف تہری ایکل گاڈز) کو رسول بنایا ہے۔ اسباب مین جو کچھ

ڈپٹی آتھم یا اسکے ثانی اثنین ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک یا روئے زمین پر کسی عیسائی نے کہا ہے۔ وہ صرف دعوی ہی ہے۔ جسکا کوئی ثبوت انہون نے نہین دیا۔ اور اسکا خلاف (حضرت مسیح کا خدا یا تیسرا حصہ خدا نہونا۔) ہمارے اس پرچہ مین اور دیگر تصانیف اہل اسلام اور توحیدی عیسائیون مین ایسا ثابت ہے کہ اسمین تثلیثی عیسائیون کو دم مارنے کی جگہہ نہین ہے۔

ڈپٹی آتھم نے کادیانی کی ساتوین بات کے جواب مین جو ثانیاً و ثالثاً کہا ہے کہ ہم مسیح کے جسم کو (جو کہانے پینے کا محتاج ہے) اللہ نہین جانتے بلکہ مظہر اللہ کہتے ہین۔ جیسے وہ جھاڑی تھی جس سے انی انا اللہ کی آواز آئی تھی۔ اور یہ امر کہ خدا ستون مین سے آواز دیکر کہے کہ مین تمہارا خدا ہون۔ ممکن ہے گو تجربہ یعنی ہمارے مشاہدہ و استقرار کے مخالف ہے۔ ہمنے ابن اللہ کو جسم نہین مانا۔ ہم تو اللہ تعالی کو روح جانتے ہین۔ جسم نہین۔ یہ ایسا قول ہے جسکے معنے اور تو کوئی کیا سمجھے گا۔ ڈپٹی آتھم خود ہی نہین سمجھے اور طرفہ یہ کہ کادیانی ہی اسکا مطلب کچھ نہین سمجھا۔ اور اسکا جواب اس نے کئی دفعہ دیا ہے۔ جیسے کسی عقلمند نے اپنے مخاطب سے کہا تھا کہ "مین تیرا سوال تو سمجھا نہین مگر جواب اسکے دو دیتا ہون"۔ ہم اس قول کے قائل (ڈپٹی آتھم) اور اس قول کے مجیب (کادیانی) دونون سے چند سوال کرتے ہین۔ اور اس قول اور اسکے جواب کا مطلب ان سے پوچھتے ہین۔

ڈپٹی صاحب کی مراد مظہر سے اگر مظہر ذات ہے۔ اور جسم مسیح کے مظہر خدا ہونے سے یہ مقصود ہے کہ خدا کی ذات نے جسم مسیح مین ظہور کیا۔ اور وہ بذات خود مجسم ہوکر اس جسم و شکل مین ظاہر ہوا۔ جسکو مسیح کہا جاتا تھا۔ چنانچہ یوحنا باب اول آیت ۱ سے ۱۴ کا یہہ بیان کہ کلام خدا تھا۔ اور کلام مجسم ہوا شعر ہے۔ اور ڈپٹی آتھم نے بھی اسکو پرچہ ۳ جون وغیرہ مین تسلیم کیا ہے۔) تو اس صورت مین ڈپٹی آتھم سے یہ سوالات ہین۔ (۱) اس حالت مین آتھم صاحب نے اپنے اس پرچہ مین اور پرچہ ۳۰ مئی ۱۸۹۵ء مین جسم مسیح کو خدا ماننے سے کیون انکار کیا ہے۔ (۲) اگر اب اس جسم کو خدا مان لو۔ اور اس معنے کر اسکو مظہر اللہ جانتے ہو

تو جب سے وہ جسم پیدا ہوا تب ہی سے کیون اسکو مظہر اللہ نہین مانتے۔ اور پرچہ ۳۱ مئی ۱۸۹۳ء مین کیون لکھا۔ کہ مسیح روح القدس کے نازل ہونے کے وقت سے مظہر اللہ ہوئے۔ اور پرچہ یکم جون مین کیون کہا کہ جب تیس برس کے ہو کر وہ بپتسما پاکر یردن سے نکلے تو مظہر اللہ اور مسیح ہوئے (۳) اس صورت مین جہاڑی کی تمثیل تمہارے لئے کب دست آویز ہو سکتی ہے۔ جہاڑی کی نسبت قرآن یا توریت مین کہان وارد ہے کہ وہ جہاڑی خدای مجسم تہی۔ (۴) اس صورت مین آپ کا ستون مین سے خدا کے آواز دینے کا امکان بیان کرنا کیا فائدہ دیتا ہے کیا اس ستون کو بہی آپ خدا کے مجسم مان لین گے۔ (۵) اس صورت مین ان اعتراضون کا کیا جواب ہے جو خدا کے جسم ہونے پر اور جسم کے کہانے پینے کی طرف محتاج ہونے پر وارد ہوتے ہین۔ اور اون کو آپ بہی اس پرچہ مین مان چکے ہین۔ (۶) اس صورت مین ہندو جو اپنے اوتارون کو خدای مجسم مانتے ہین۔ آپکے نزدیک کیون محل اعتراض ہین۔ اور آپکے مسیح کو خدای مجسم ماننے اور ہندوؤن کے راجہ کرشن کو خدای مجسم ماننے مین کیا فرق ہے۔

اور اس صورت مین کادیانی سے یہ سوال ہے۔ کہ آپنے ڈپٹی آتہم سے مظہریت کے یہ معنے تسلیم کرا کے اسکو انہی اعتراضات کا جو خدا کے مجسم ہونے پر وارد ہوتے ہین کیون مورد نہ بنایا۔ اور اس سے اسکو کیون لاجواب نہ کیا۔ اور مظہریت کے دوسرے معنے تجویز کر کے بحث کو ناحق کیون طول دیا؟ اور اگر مظہر ہو مراد مظہر صفات خلق و قدرت خداوندی ہے۔ اور جسم مسیح کے مظہر خدا ہونے سے یہ مقصود ہے کہ وہ پاک جسم خدا کی قدرت کاملہ کا مظہر تھا۔ تو پہر اس صورت مین ڈپٹی آتہم سے یہ سوالات ہین۔ (۱) اس مظہریت سے مسیح کا خدا یا ابن اللہ بمعنے سوم حصہ یا جز خدا (ون آف تہری ایکل گاڈز) ہونا کہان ثابت ہوتا ہے۔ یہ مظہریت تو باعتراف آپکے پرچہ دوم ۳۰ مئی ۱۸۹۳ء و پرچہ دوم یکم جون ۱۸۹۳ء کے ہر شے مین پائی جاتی ہے۔ اس سے تو کوئی چیز بہی خالی نہین ہے۔ پس چاہیئے ہر چیز زمین آسمان در و دیوار کو ابن اللہ یا خدا کہین۔ حالانکہ آپ اسکے قائل نہین۔ بلکہ اس ابنیت یا الوہیت

کو مسیح سے مخصوص کرتے ہین- (۲) اس معنے کر مظہریت تو مسیح کے جسم اور روح دونون کو ہر وقت اور ہر آن حاصل تہی- چنانچہ آپ کا پرچہ دوم ۳۰ مئی ۱۸۹۳ء مظہر ہے- پہر آپنے اس پرچہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء مین اس مظہریت سے جسم کو کیون خاص کیا- اور پرچہ ۳۱ مئی ۱۸۹۳ء اور یکم جون ۱۸۹۳ء مین حضرت مسیح کی تیس برس کی عمر تک پہنچنے اور مسیح ہوجانے کے وقت کو اس مظہریت سے کیون مخصوص کیا- (۲) وہ جہاڑی جس سے انی انا اللہ کی آواز آئی تہی- اور ستون جس کے آپکے نزدیک خدا تعالے آواز دیکر کہہ سکتا ہے- کہ مین خدا ہون اسی معنے مظہریت سے انی انا اللہ کہتے تہے- اور آواز دے سکتے ہین- اور اس قول و آواز سے اس جہاڑی اور ستون کا خدائے مجسم ہونا آپ کی مراد نہین تو ان دو مثالون کا ذکر کس غرض سے ہے- اس معنے کر تو ہر چیز اور ہر ذرہ مظہر خدا ہو سکتا ہے- اور اس صورت مین کادیانی سے یہ سوال ہے- کہ اس مظہریت سے تو حضرت مسیح ابن اللہ یا خدا یا سوم حصہ خدا ہونے کی صاف نفی ثابت ہوتے ہے- پہر تمنے کیون اس قسم کے الزامات سے ڈپٹی آتہم کا منہہ بند نکیا- اور ان فضول سوالات سے کہ کیا مسیح مین دو روحین تہین- ؟ اور کیا وہ تیس برس کی عمر تک مظہریت سے خالی رہے اور کیا وہ خدا مجسم تہی جو پرچہ ۳۰- ۳۱ مئی ۱۸۹۳ء اور یکم دوم وغیرہ جون ۱۸۹۳ء مین وارد کئے ہین- کیون بحث کو طول دیا-

ڈپٹی آتہم نے کادیانی کے ملحدانہ اصول کی تمثیل اور بپاس قیاس استقرار نصوص کتب الہامی مین تاویل کے جواب مین جو رایگا کہا ہے کہ بیشک تاویل بلعب امر کو تاویل کرنا چاہئے- لیکن حقیقت کو چاہیئے کہ تاویل نہ بگاڑے- اور اگر کوئی حقیقت برخلاف امر واقعی کے ہو تو بالمرہ حکم بطلان اسپر دینا ہے نہ بطلان کو مروڑ کر حق بنانا- یہ بہی ایسا قول ہے جس کا مطلب نہ قائل (عبداللہ آتہم) نے سمجہا- نہ مجیب- (کادیانی) نے- اور اسکا پہلا حصہ اخیر حصہ کے مخالف اور اس سے متناقض ہے- اسکے پہلے حصہ مین تاویل کو جائز کہا گیا ہے- اور آخری حصہ مین کہا گیا ہے- کہ تاویل ایسی ہو- جو حقیقت کو نہ بگاڑے- اور یہ غور نہین کیا گیا- کہ تاویل

جو ہوتی ہے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اسمین حقیقت کو چھوڑ کر مجاز کو مُراد قرار دیا جاتا ہے۔ اور ہر ایک تاویل مین حقیقت کو توڑ مروڑ کر غیر حقیقت یعنے مجاز کو اسکی جگہہ ٹھیرایا جاتا ہے تاویل ہوئی تو پھر حقیقت کہان رہی۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے تو پیرانہ سالی کے سبب حقیقت و مجاز و تاویل کے معنے سے بے علمی و ناواقفی کے سبب اپنی کلام کو نہ سمجھا تہا۔ اس لیے پہلی سب موقع تاویل کو جائز تسلیم کرکے آخر اسکو رد کر دیا۔ مگر کادیانی کی سکوت سے اور اس کلام کو رد نکرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہی اس کلام کو نہین سمجہا۔ سمجہتا تو ضرور اسکا یہ نقص و تناقض جو ہمنے بیان کیا ہے بیان کرتا۔

ڈپٹی آتھم نے جو خامسًا کہا ہے اسکے متعلق ہم اسکے قول ششم و ہفتم و ہشتم کے متعلق رائے ظاہر کرنے کے بعد اظہار رائے کرین گے۔ کیونکہ وہ قول بہت بسیط و طویل بحث کا خواہان ہے۔ لہذا اسکا علیحدہ کرنا مناسب ہے۔

ڈپٹی آتھم نے کادیانی کے استدلال آیت قرآن کے جواب مین جو سادسًا کہا ہے کہ مین قرآن کے الہامی ہونے کا قائل نہین ہون۔ یعنی پہر سامنے قرآن کو کیون پیش کیا گیا ہے اس سے ڈپٹی آتھم نے یہ جتایا ہے کہ انکے فہم و شعور مین پیرانہ سالی کے سبب نقصان واقعہ ہوگیا ہے۔ اور اس قول کے بعد کادیانی کو (اگر وہ کچھ فہم و شعور رکہتا۔) ہرگز مناسب نہ تہا۔ کہ اُن سے پہر وہ کلام بحث کرتا اور اون کو اپنا مخاطب بناتا مگر کادیانی بہی ان ہی کی مانند بے شعور و نافہم ہے۔ وہ ایسی باتین سُنکر بہی انکے بحث و خطاب سے دست بردار نہوا اور اس مصرعہ کا مصداق بنا رہا ہے۔ ع - خوب گذریگی جو مل بیٹہین گے دیوانہ دو +

ڈپٹی آتھم اتنا نہ سمجہ سکے کہ کادیانی کا آیت قرآن سے استدلال اسکے اس ملحدانہ اصول کی بنا پر ہے کہ جو شخص اپنی الہامی کتاب کی نسبت کوئی دعوی کرے وہ پہلے اس دعوی کو اس کتاب سے نقل کرے۔ پہر اسکا عقلی یا تاریخی ثبوت اس کتاب سے نکال کر پیش کرے۔ نہ اس نظر سے کہ ڈپٹی آتھم قرآن کو الہامی مانتے ہین۔ ولہذا وہ اس آیت سے مورد الزام ہو سکتے ہین

ڈپٹی آتھم نے جو سابقاً و ثامناً کہا ہے۔ اسکا خلاصہ صرف یہہ ہے کہ بیبل مین جہان غیر مسیح کے حقین بیٹا بیٹی کا لفظ آیا ہے۔ وہان تاویل واجب ہے ان اقوال مین ڈپٹی آتھم نے کادیانی کے اس اصول تاویل کو تسلیم کر لیا ہے جس سے قول چہارم مین انکار کیا تہا۔ اور اس سے یہ جتایا ہے کہ وہ اپنی کلام کا مطلب خود نہین سمجہتے۔ پرچہ اول ڈپٹی آتھم کے جملہ مطالب پر ریویو ہو چکا ہے۔ اب صرف قول خامس کا ریویو باقی ہے جو ذیل مین کیا جاتا ہے۔

ڈپٹی آتھم نے کادیانی کے جواب سوال مقدر کہ بیبل مین اور صالحین کو بیٹا کہا گیا ہے کے جواب مین جو خامساً کہا ہے کہ بیٹے کا لفظ بیبل مین دو معنے مین مستعمل ہوا (۱) بمعنے یکتن و (۲) بمعنے یک من۔ اور مسیح کے حق مین اسکا استعمال بمعنے یکتن ہوا ہے۔ چنانچہ بیبل کے فلان فلان مقامات شاہد و مصدق ہین۔ یہ محض دعوی ہی دعوی ہے۔ اور ان مقامات بیبل مین ایک مقام بہی ایسا نہین جس سے مسیح کا خدا تعالے سے ہم تن ہونا ثابت ہو۔ اس تمام مباحثہ مین صرف ایک ہی مضمون اس لائق تہا کہ ڈپٹی آتھم اسکو مدلل کرتے اور کادیانی اسکا جواب مدلل و مفصل دیتا۔ مگر افسوس نہ ڈپٹی آتھم نے اسکا کافی ثبوت بہم پہنچایا۔ اور نہ کادیانی سے اسکا جواب مدلل و مفصل ہو سکا۔ ہم اس مقام مین اس مضمون پر ایسی تفصیلی بحث کرتے ہین جس سے ڈپٹی عبداللہ آتھم اور کادیانی دونو قائل و منفعل ہون ڈپٹی آتھم اسلئے کہ اس تفصیل سے انکو معلوم ہوگا کہ ان کے پیش کردہ مقامات بیبل سے مسیح کی الوہیت ثابت نہین ہوتی۔ کادیانی اسلئے کہ اس تفصیل کے ملاحظہ سے اسکو واضح ہوگا کہ ان مقامات بیبل کا جواب مسکت (خصم کو ساکت کرنیوالا) یہ ہے جو اس مقام مین دیا گیا ہے۔ نہ وہ جو کادیانی نے دیا ہے۔

اس قول (پنجم) مین جو مقامات عہد عتیق کے نقل کئے گئے ہین۔ انکی نسبت ہم اجمالی رائے محقق عیسائیون کی نقل کرتے ہین جس سے صاف ثابت ہے کہ عہد عتیق مین حضرت مسیح کی الوہیت یا تثلیث پر کوئی تصریح نہین ہے جو ہین بزعم عیسائیون کے اشارات

ہین جن سے عیسائی لوگ عہد جدید کی مدد سے الوہیت مسیح یا تثلیث استنباط کرتے ہین۔ پھر ہر ایک مقام پر تفصیلی بحث کرکے ثابت کرین گے کہ ان مقامات سے حضرت مسیح کی الوہیت ثابت نہین ہوتی +

اجمالی رائے کی نقل

بشپ ہیوبر جی کہتے ہین۔ اگرچہ پرانے عہدنامہ مین تثلیث کا اشارہ اکثر آیا ہو۔ تاہم بغیر نئے عہدنامہ کے اسکو درست طور پر سمجھنا ایک امر دشوار ہے۔ چنانچہ باوجودیکہ یہودیون کے درمیان توریت تین ہزار برس سے اور انبیا دو ہزار برس سے ہین۔ تو بھی آج کے دن تک وہ اسکو (یعنے تثلیث کو) اپنے ایمان کا رکن ہرگز نہ بنا سکے۔ بلکہ مثل محمدیون کے ابتک مقر ہین۔ کہ خدا انہوم ہین اور ذات مین واحد مطلق ہے۔ پادری فنڈر صاحب مفتاح الاسرار مین لکھتے ہین۔ تثلیث کی تعلیم توریت مین صرف اشارہ کے طور پر ذکر ہوئی ہے۔ انجیل مین واضحتہً بیان ہوئی ہے۔ اسی سبب سے جبتک کوئی انجیل کے مضمون کو نہ سمجھا ہو تو توریت کے اکثر مطلبون کو جیسا کہ چاہیئے نہ سمجھیگا۔

بشپ برہمٹ شرح عقاید دینی مین لکھتے ہین۔ عہد عتیق کو بغیر عہد جدید کے تو یہ اقرار کرنا پڑیگا کہ مسئلہ تثلیث کو اس سے ثابت کرنا کوئی آسان کار نہین ہے۔ ان اقوال ثلثہ کو مسٹر اکبر مسیح توحیدی عیسائی نے رسالہ تنقیح الوہیت مسیح مین اپنے اس دعوی کی تائید مین نقل کیا ہے کہ "پرانے عہدنامہ مین خالص وحدت کی تعلیم ہوئی ہے۔ احکام عشرہ کا پہلا حکم یہ ہے۔ "میرے آگے تیرا کوئی دوسرا خدا نہووے" سن اے اسرائیل خداوند تمہارا خدا اکیلا خداوند ہے۔ استثناء ۶/۴ اس وحدت مین کثرت کی تعلیم مطلق نہین ہے۔ بنی اسرائیل کا عقیدہ بھی اسپر شاہد ہے کسی یہودی نے کبھی خدا کی وحدت مین کثرت کا خیال نہین کیا؟ اور بعد نقل اقوال ثلثہ مذکورہ کہا ہے۔ "پس جبکہ صرف انجیل ہی کی روشنی مین پرانے عہدنامہ سے کثرت فی الوحدت کی تعلیم اخذ ہو سکتی تو صاف ظاہر ہے کہ اگر انجیل مین کثرت فی الوحدت کی روشنی نہ مل سکے تو پرانا عہدنامہ

کثرت کی تعلیم کی نسبت بالکل تاریک رہیگا۔ اسلئے ہم اس رسالہ (تنقیح الوہیت مسیح) مین (ابطال الوہیت مسیح کے لئے) پرانے عہدنامہ پر مطلق بحث نکرین گے۔ صرف انجیل پر غور کرکے دیکھین گے کہ آیا یہ تعلیم اسمین ہے یا نہین۔ اگر انجیل مین کثرت فی الوحدت کی تعلیم نہ ملی تو پھر اسکے ڈھونڈنے کیلئے پرانے عہدنامہ کی طرف رجوع کرنا بالکل عبث ہوگا۔

اسکے بعد مسٹر اکبر مسیح نے انجیل مین حضرت مسیح اور انکے رسولون کی تعلیم سے خالص توحید بلا تثلیث کو ثابت کیا۔ پھر اسی انجیل سے حضرت مسیح کی الوہیت کا ابطال کیا ہے۔ اور اسمین لیاقت و قابلیت و تحقیق و حق پسندی کا کافی ثبوت دیدیا ہے۔ **یہ ہمارا اس رسالہ پر اجمالی ریویو ہے** جسکی نظر دامید پر مولف رسالہ نے وہ رسالہ ہمارے پاس بھیجا ہے۔ تفصیلی ریویو پھر کرین گے۔ جب ہم تثلیثی عیسایون کی خدمت سے فارغ ہون گے انشاء اللہ تعالے۔

یہ محقق عیسائیون کی اجمالی رائے ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جن مقامات عہد عتیق کو ڈپٹی عبداللہ آتھم نے الوہیت مسیح کے ثبوت مین پیش کیا ہے۔ ان سے مسیح کی الوہیت عیسائیون کے نزدیک بھی ثابت نہین ہوتی۔ اب ان مقامات کی نسبت تفصیلی بحث کرکے یہ ثابت کرتے ہین۔ کہ ان سے حضرت مسیح کی الوہیت ثابت نہین ہوسکتی۔

تفصیلی بحث

منجملہ ان مقامات عہد عتیق کے جنکو ڈپٹی آتھم نے قول پنجم مین پیش کیا ہے۔

ایک مقام زکریا ۱۳/۷ ہے جسمین یہ بیان ہے کہ اے تلوار تو میرے چرواہے پر اس انسان پر جو میرا ہمتا ہے بیدار ہو۔ رب الافواج فرماتا ہے اس چرواہے کو مار کہ گلہ پراگندہ ہوجائے۔" ڈپٹی آتھم اور اسکے دوسرے بھائی غیر محقق و ناانصاف عیسائی خیال کرتے ہین کہ اس مقام مین حضرت مسیح کے مارے جانے کی پیشگوئی کی گئی ہے جسمین اسکو خدا کا ہمتا کہا گیا ہے مگر انصاف و تحقیق کی آنکھ سے اصل عبری کتاب زکریا ۱۳/۷ کو دیکھنے والے بخوبی جانتے اور یقین رکھتے ہین۔ کہ (۱) اسمین نہ حضرت عیسیٰ یا کسی اور شخص کو خدا کا ہمتا کہا گیا ہے۔ نہ (۲) حضرت عیسی کے قتل ہونیکی

خبر ہے۔

امر اول کا ثبوت

اس پیشگوئی مین جس لفظ کے معنے بتلائے گئے ہین لفظ عبرانی ہے جسکے معنے ہمنشین یا ہم صحبت کے ہین (چنانچہ کتاب لغات عبرانی ولیم ہوپر صاحب کے ۲۹۱ صفحہ سے معلوم ہوتا ہے۔) اور وہ نبی مین پائے جاتے ہین۔ اور اس وجہ سے جس شخص کی اس مقام مین پیشگوئی ہے۔ وہ صرف خدا کا نبی ہو سکتا ہے۔ نہ خدا اور اس سے اسکی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ نہ خدائی۔ اس لفظ عمی ثی کے معنے ہمتای خدا کے نہین ہین۔ اور واقعہ مین بھی کوئی انسان یا کوئی اور مخلوق خدا کا ہمتا نہین ہو سکتا۔ عہد عتیق و عہد جدید کے متعدد مقامات مین اس امر پر تصریح موجود ہے۔ کہ خدا کا کوئی ہمتا نہین۔ اور اسکے سوا کوئی خدا نہین

عہد عتیق کی شہادت

کتاب استثنا کے باب ۴۔ آیت ۳۵ مین ہے۔ یہ سب تجھے کو دکھایا گیا۔ تاکہ تو جانے خداوند تو خدا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہین ہے۔ اور اس باب کی آیت ۳۹ مین ہے۔ پس آج کے دن جان اور اپنے دل مین غور کر کہ خداوند وہی خدا ہے جو اوپر آسمان مین اور نیچے زمین مین ہے اور کہ اسکے سوا کوئی نہین ہے۔ اور اس کتاب کے باب ۶ کی آیت ۴ مین ہے۔ سن لے اے اسرائیل خداوند تمہارا خداوند اکیلا خدا ہے[1]۔ اور اس کتاب کے باب ۳۲ آیت ۳۹ مین ہے۔ اب دیکھو کہ مین ہان مین ہی وہ ہون۔ اور کوئی معبود میرے ساتھ نہین۔ مین ہی مارتا ہون۔ اور مین ہی جلاتا ہون۔ مین ہی زخمی کرتا ہون۔ اور مین ہی چنگا کرتا ہون۔ اور ایسا کوئی نہین جو میرے ہاتھ سے چھڑاوے۔ اور کتاب دوم سموئیل کے باب ۷ آیت ۲۲ مین ہے۔ سو تو اے خداوند خدا بزرگ ہے۔ اسلئے کہ کوئی تیری مانند نہین ہے۔ اور تیرے سوا جہانتک کہ ہمنے اپنے کانون سے سنا ہے کوئی خدا نہین ہے۔ اور کتاب اول سلاطین باب ۸ آیت ۲۳ مین ہے

[1] اسکی اصل عبارت عبرانی خط عربی مین ہو شمع یسرائیل یہوواہ الوہینو یہوواہ احاد ۱۲

اور کہا اے خداوند اسرائیل کے خدا تجھ سا کوئی خدا نہ اوپر آسمان مین ہے۔ نہ نیچے زمین مین۔ اور زبور باب ۱۸ آیت ۳۱ مین ہے۔ خداوند کے سوا خدا کون ہے۔ اور ہمارے خدا کو چھوڑ کر چٹان کون ہے۔ اور زبور باب ۷۷ آیت ۱۳ مین ہے۔ اے خدا تیری راہ مقدس ہے۔ کون معبود خدا کی مانند بڑا ہے۔"

اور کتاب یسعیاہ کے باب ۴۴ آیت ۶ و ۷ و ۸ مین ہے۔ خداوند اسرائیل کا بادشاہ اور اسکا نجات دینے والا رب الافواج یون فرماتا ہے۔ کہ مین اول ہون اور آخر ہون۔ اور میرے سوا کوئی خدا نہین۔ (۷) اور کون میری مانند بولاتا۔ کہے (۸) کیا میرے سوا کوئی خدا ہے؟ اور اس کتاب کے باب ۴۵ مین ہے۔ مین ہی خداوند ہون اور کوئی نہین میرے سوا کوئی خدا نہین۔ مینے تیری کمر باندھی۔ گرچہ تو نے مجھے نہ پہچانا۔ (۶) تاکہ لوگ سورج نکلنے کے اطراف سے غروب کی اطراف تک جانین کہ میرے سوا کوئی نہین۔ (۷) مین ہی روشنی بناتا ہون اور تاریکی پیدا کرتا ہون۔ مین ہی سلامتی کو بناتا ہون۔ اور بلا کو پیدا کرتا ہون۔ مین ہی خداوند ان سبھون کا بنانے والا ہون۔

یہ دس مقام عہد عتیق کے ہین۔ جنمین خدا تعالے کے واحد بے مثل و بے ہمتا ہونے پر تصریح ہے۔ اب عہد جدید کی شہادت سنو۔

انجیل متی کے باب ۱۹ آیت ۱۶ و ۱۷ مین ہے۔ اور دیکھو ایک نے آکے اسے (حضرت مسیح کو) کہا۔ اے نیک استاد مین کون نیک کام کرون۔ کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن۔ ۱۷۔ اس نے اسے کہا تو کیون مجھے نیک کہتا ہے۔ نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا۔ پر اگر تو زندگی مین داخل ہوا چاہے۔ تو حکمون پر عمل کر۔ اور انجیل مرقس باب ۱۲ آیت ۲۹ مین ہے۔ یسوع نے اسے جواب مین کہا کہ سب حکمون سے اول یہ ہے کہ اے اسرائیل سن وہ خداوند ہمارا خدا ہے۔ ایک ہی خداوند ہے۔ اور تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے۔ اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل سے اور اپنے سارے زور سے پیار کر اول حکم یہی ہے۔ اور

انجیل یوحنا کے باب ۱۷ آیت ۱ و ۳ مین حضرت مسیح سے نقل کیا ہی کہ انہون آسمان کیطرف اپنی آنکھین اُٹھا کر کہا اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہی۔ کہ وی تجھکو اکیلا سچا خدا۔ اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے مانین۔ اور پولوس کے پہلے خط بنام قرنتیان کے باب ۸ آیت ۵ و ۶ مین ہے۔ کیونکہ ہرچند افلاک و زمین مین بہت ہین جو خدا کہلاتے ہین۔ (چنانچہ بہتیرے خدا۔ اور بہتیرے خداوند ہین)۔ ۶۔ لیکن ہمارا ایک خدا ہے۔ جو باپ ہی۔ جس سے ساری چیزین ہوئین۔ اور ہم اسی کے لئے ہین۔ اور ایک خداوند ہے جو یسوع مسیح ہے جسکے سبب سے ساری چیزین ہوئین۔ اور ہم اسیکے وسیلہ سے ہین۔"

ان چار مقامات عہد جدید۔ اور دس مقامات مذکورہ باعہد عتیق کو چشم بینا سے دیکھنے والے یقین رکھتے ہین کہ لفظ عَمِیْ ثِیْ کتاب زکریا کے معنے ہمتا کے نہین ہین۔ اور خدا کا ہمتا کوئی نہین ہے۔ اس بات کو کوئی بے انصاف نہ مانے اور اسکے معنے ہمتا کے کرے تو پھر اس آیت زکریاہ اور ان آیات توحید و بے ہمتائی خدا تعالے مین تعارض و تناقض واقع ہوگا۔ اور اس سے ایک جانب کا کذب یا غلط ہونا لازم آئیگا۔ جسکو کوئی عیسائی بھی پسند نکریگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ عَمِیْ ثِیْ کا ترجمہ ہمتا غلطی سے کیا گیا ہے۔ اور حقیقت مین اسکا ترجمہ ہمنشین یا ہم صحبت ہے جس سے بجز نبوت اس شخص کے جسکے حق مین پیشگوئی کی گئی ہے کچھ ثابت نہین ہوتا۔

امر دوم کا ثبوت

اس آیت کے جو معنے (صحیح یا غلط) کرو انکو حضرت مسیح سے کوئی تعلق نہین ہے۔ اور یہ آیت آپکے حق مین پیشگوئی نہین۔ کیونکہ اسمین ایسے شخص کی نسبت پیشگوئی کیگئی ہے۔ جو تلوار سے مقتول ہوا ہے۔ یہ شخص یوحنا بپتسما دینے والا ہو جسکے سر کاٹنے کی خبر انجیل متی کے ۱۴ باب مین ہے۔ یا کوئی اَور نبی جو تلوار سے شہید ہوا ہو۔ حضرت مسیح تو باتفاق عیسائیون کے تلوار سے مقتول نہین ہوئی۔ لہذا وہ اس کے مصداق ہرگز نہین ہو سکتے۔

اب مسٹر عبد اللہ آتھم اور اسکے ہمخیال و حامیون کو مناسب ہے کہ اس پیشگوئی کو انفعال و ندامت

کے ساتھہ واپس لین - اور اس سے حضرت مسیح کی الوہیت ثابت ہونیکا خیال دماغ سے نکالین یا ہماری دلائل کا جواب دین - از انجملہ دوسرے مقام کتاب یرمیاہ کا باب ۲۳ آیت ۵ و ۶ ہے جسمین یہ بیان ہے - دیکھہ وے دن آتے ہین - خداوند کہتا ہے کہ مین داؤد کے لئے صداقت کی ایک شاخ نکالون گا - اور ایک بادشاہ بادشاہی کریگا - اور اقبالمند ہوگا - اور عدالت صداقت زمین پر کریگا - اسکی دنونمین یہوداہ نجات پاویگا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کریگا - اور اسکا نام یہ رکھا جاوے گا خداوند ہماری صداقت عبداللہ آتھم اور اسکے دوسرے بے انصاف عیسائی خیال کرتے ہین کہ یہ پیشگوئی ہی حضرت عیسی کے حقمین ہے - اور اس مین حضرت عیسی کے متعلق کہا گیا ہے - خداوند ہماری صداقت جسکا عبرانی لفظ یہوواہ صدقینو ہے - مگر انصاف و تحقیق کی آنکھہ رکھنے والے بخوبی جانتے ہین کہ حضرت عیسی کو اس پیشگوئی سے ہی کوئی تعلق نہین ہے - اسمین ایک بادشاہ کی نسبت پیشگوئی ہے کہ وہ تخت داؤدی پر بیٹھکر بادشاہی کریگا - اور اقبالمند ہوگا - اور عدالت کریگا - اور حضرت مسیح کو دنیا مین بادشاہی نصیب نہین ہوئی - بلکہ ان کی عمر فقیری اور بیسوائی مین گذری ہے چنانچہ وہ خود اپنے حق مین فرماتے ہین کہ لومڑیونکو ماندین - اور ہوا کے پرندون کے واسطے بسیرے ہین - پر ابن آدم کو سر ٹکانیکو جگہہ نہین - (متی باب ۸ آیت ۲۰) اور یہ بھی آپنے فرمایا ہے کہ میری بادشاہی اس جہان کی نہین ہے[۱] لہذا وہ اس پیشگوئی کے مصداق ہرگز نہین ہوسکتے - بلکہ آپکے جد امجد یکونیاہ بن یہویقیم (جنکا جد مسیح ہونا نسبت نامہ باب اول متی* سے ظاہر ہوتا ہے -) کی اولاد مین سے کوئی شخص بھی اس پیشگوئی کا مصداق نہین ہوسکتا کیونکہ اسکی اولاد کی نسبت یرمیاہ باب ۲۲ آیت ۲۴ وغیرہ مین صاف آچکا ہے - مجھو اپنی حیات

* انجیل متی مین یکونیاہ تک سلسلہ نسب حضرت مسیح یون بیان ہوا ہے - یوسیاہ سے یہویقیم اور یہویقیم سے یکونیاہ اور یکونیاہ سے سلتی ایل اور سلتی ایل سے زرو بابل اور زرو بابل سے ابیہود اور ابیہود سے الیاقیم اور الیاقیم سے عازور اور عازور سے صدوق اور صدوق سے اخیم اور اخیم سے الیہود - اور الیہود سے العزار اور العزار سے متہان اور متہان سے یعقوب اور یعقوب سے یوسف جو خصم مریم کا جس سے یسوع مسیح پیدا ہوا - (انجیل متی مطبوعہ مطبع مرزا نور ص)

[۱] دیکھو انجیل یوحنا باب ۱۸ - آیت ۳۶ -

کی قسم خدا فرماتا ہے کہ اگرچہ یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم کا بیٹا کونیاہ میرے داہنے ہاتھ کی انگوٹھی ہوتا۔ تدبھی اس وہان سے نکال پھینکتا۔ ۲۸ کیا یہ شخص کونیا نفرت انگیز ٹوٹا ہوا برتن ؟ یا وہ ایسا دے باسن ہے۔ جو منظور نہین ہوتا۔ وے کس واسطے نکالے جاتے ہین۔ وہ اور اوسکی اولاد اور ایسی زمین مین ڈالے جاتے ہین۔ جسے وے نہین جانتے۔ اے زمین زمین زمین خداوند کا کلام سن۔ ۳۰ خداوند یون فرماتا ہے۔ اس آدمی کو بے اولاد لکھو۔ ایسا آدمی جو اپنے دنون مین اقبال مندی کا مُنہہ نہ دیکھیگا۔ کیونکہ کوئی اسکی اولاد مین سے بھی اقبال مند نہوگا کہ کہ داؤد کے تخت پر بیٹھے اور یہوداہ پر سلطنت کرین۔"

اس پیشگوئی پر میاہ باب ۲۲ کو بچشم خود دیکھکر عیسائیون کا حضرت عیسی کو تخت داؤدی پر بادشاہی کرنیوالا کہنا۔ اور اس پیشگوئی پر میاہ باب ۲۳ کا مصداق ٹہرانا بڑی شرمناک غلطی ہے اور اپنے آپ کو روز روشن شب کور بنانا ہے۔ انصاف دشمن کو کام مین لاکر عیسائی خیال کرکے بتادین کہ تاریخی شہادت اور بیبل کی گواہی سے حضرت عیسی کی زندگی دنیا مین وہ وقت کب آیا اور کس نے دیکھا یا سُنا جسمین یہوداہ نے نجات پائی۔ اور اسرائیل نے سلامتی سے سکونت کی حضرت مسیح کے وقت مین تو یہوداہ اور اسرائیل رومی بت پرست بادشاہ اغسطس کے زیر حکومت تھے۔ جسکا نائب بیت المقدس ہیرودیس تھا۔ اور اسکا کوتوال پلاطوس تہا۔ جسکے حکم سے حضرت عیسی بزعم نصاری سولی پر چڑھائے گئے۔

اے حضرت پولوس اکتب تواریخ اور بیبل مین نظر کرنے سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یرمیاہ باب ۲۳ مین تو لہراسب شاہ ایران کی نسبت (جو بقول مصنف ناسخ التواریخ حضرت دانیال اور حضرت عزیر پر ایمان لاچکا تھا) یا اسکے والیسرا کورش داماد داریوش اول کی نسبت (جسکا نام بیبل مین خورش بیان ہوا ہے) یا داریوش ثانی کی نسبت (جسکو بیبل مین دارا بادشاہ لکھا گیا۔ اور وہ کورش اور اسکے جانشین احشورش کے بعد لہراسب شاہ ایران کی طرف سے بابل کا والیسرا ہوا تھا۔) پیشگوئی ہوئی ہے۔ جنکی عہد حکومت مین

یہوداہ اور اسرائیل بابل سے نکلے اور بخت نصر اور اسکے بیٹے اویل مراداخ کی قیدسے رہائی پاکر یروسلم مین آباد ہوئے۔ اور ان بادشاہون کے حکم واجازت اور حکی نبی (جسکو بیبل مین حجی کہا گیا ہے) کی ترغیب سے زروبابل اور یشوع وغیرہ اعیان بنی اسرائیل نے ہیکل بیت المقدس کو جو بخت نصر نے ڈھائی تھی از سر نو بنایا۔ اور یہوداہ اور اسرائیل کو شاہان مذکور کی طرف سے آزادی ملنے کے سبب نجات وامن حاصل ہوا۔ اس وقت یہوداہ اور اسرائیل کے ہر ایک شخص کی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا۔ یہوہ صدقینو یعنی خداوند ہمارا سچا ہے۔ جس نے ہمکو ستر برس کی قید سخت نصر سے چھوڑا کر یروسلم مین آباد کیا۔ جس کلمہ کو عیسائی اب زبردستی اور ہٹ دھرمی سے حضرت مسیح پر لگاتے ہین۔ اس مقام مین ہم بیبل سے ثابت کرتے ہین کہ یہ پیشگوئی ان بادشاہون مین سے کسی بادشاہ کی نسبت تھی۔ اور وہ حضرت مسیح سے پانچسو برس پہلے پوری ہو چکی ہے حضرت مسیح اسکا تعلق بشہادت بیبل حد امکان سے خارج ہے۔

پس اولاً ہم اس پیشگوئی کے معنے مذکورہ بالا اُسی بیبل کی شہادت سے بیان کرتے ہین۔ پھر اسی بیبل کی شہادت سے یہ ثابت کر دکھائینگے کہ اس معنے کر یہ پیشگوئی حضرت مسیح سے پانسو برس پہلے پوری ہو چکی ہے۔

واضح ہو کہ کتاب یرمیاہ کے باب ۲۳ مین جو شاخ نکالنے اور عدالت وصداقت سے ایک بادشاہ کی بادشاہی کرنی اور یہوداہ واسرائیل کی نجات وسلامتی پانے کا اجمالی ذکر ہوا ہے۔ اسکی تفصیل مین اس کتاب یرمیاہ کے باب (۳۰) مین یون فرمایا ہے۔

وہ کلام جو خداوند کی طرف سے یرمیاہ کو پہنچا۔ اور اس نے کہا کہ خداوند اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہے۔ ساری باتین جو مین تجھسے کہین کو کتاب مین لکھ ۳ کہ دیکھ وہ دن آتے ہین خداوند کہتا ہے۔ کہ مین اپنی قوم اسرائیل اور یہوداہ کی اسیری کو موقوف کر دونگا اور مین ایسا کرونگا کہ وے اس زمین مین جسے مین نے ان کے باپ دادون کو دیا تھا۔ پھر آوین اور مالک ہووین۔ (۱۰) اسلئے دیکھ میرے بندے یعقوب مت ڈر۔ خداوند کہتا ہے

اور اے اسرائیل مت گھبرا کہ دیکھہ مین تجھے دور سے اور تیری اولاد کو اسیری کی سرزمین سے چھڑاونگا اور یعقوب پھر یگا۔ اور وہ چین کریگا۔ اور آسودہ ہوگا۔ ۱۸۔ خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھہ مین یعقوب کے خیمون کو جو اسیری مین ہین پھیر لاؤنگا۔ اور اس کے مسکنون پر رحمت کرونگا۔ اور شہر اپنے ٹیلے پر بنایا جائیگا۔ اور قصر اپنے ہی مقام پر آباد ہو جائیگا۔ اور اس کے باب ۳۱ مین کہا ہے۔ ۳ خداوند قدیم سے مجھہ پر ظاہر ہوا اور کہا کہ مین نے بڑے ابدی عشق سے تجھے پیار کیا۔ اسلئے مین نے اپنی شفقت تجھہ پر بڑھائی مین تجھے پھر بنا کرونگا۔ اور تو بنا کی جائیگی"۔

ان آیات مین اس اجمال پر مبنی ہے کہ یہوداہ نجات پائیگا۔ اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کریگا۔ یہ تفصیل ہوئی ہے کہ یہوداہ اور اسرائیل قید بخت نصر سے (جو ستر سال تک رہی) رہائی پائین گے۔ اور ہیکل بیت المقدس جو بخت نصر نے ڈھائی تھی از سر نو بنائیگی۔ ایسی ہی اس اجمال کی تفصیل کتاب زکریاہ مین ہوئی ہے۔ اسکے باب اول آیت ۱ مین ہے دارا (داریوش) کے دوسرے برس کے آٹھوین مہینے خداوند کا کلام زکریاہ بن برکیاہ بن عدو کو پہنچا۔ اور اس نے کہا خداوند تمہارے باپ دادون سے بے نہایت ناراض ہوا۔ اسلئے تو ان سے کہہ کہ رب الافواج فرماتا ہے کہ تم میری طرف پھرو۔ رب الافواج فرماتا ہے تو مین تمہاری طرف پھرونگا۔ ۱۲ پھر خداوند کے فرشتے نے جواب دیکر فرمایا کہ اے رب الافواج تو یروسلم پر اور یہوداہ کے شہرون جن پر تو ستر برس سے غضب نازل کرتا ہے کب تک رحم نکریگا۔ (۱۳) اور خداوند نے اس فرشتے کے جواب مین جو مجھہ سے گفتگو کرتا تھا ملائم اور دلپذیر باتین کہین۔ ۱۶ اس لئے خداوند یون فرماتا ہے کہ مین رحمت کرکے یروسلم مین پھر آیا ہون۔ اس مین میرا گھر بنایا جائے گا۔ ۱۷ میرا شہر اقبالمندی سے لبریز ہونگے اور اسکے باب ۳ کے آیت ۷ مین ہے رب الافواج یون فرماتا ہے کہ اگر تو میرے راہون پر چلے گا۔ اور میری شریعت کو حفظ کریگا۔ تو تو میرے گھر پر حکومت کریگا۔ اور میرے صحنون کی نگہبانی کریگا اور مین تجھے انہین سے جو یہان پاس کھڑے ہین ایسے لوگ دونگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

جوکہ تیری رہنمائی کرین۔ (۸) اب اے یشوع سردار کاہن سن تو اور تیرے رفیق جو تیرے آگے بیٹھے ہین۔ کیونکہ یہ اشخاص بطور نشانی کے ہین۔ دیکھ مین اپنے بندے شاخ نامی کو پیش لاؤن گا۔ اور اسکے باب ۶ کے آیت ۱۲ مین ہے۔ دیکھ اسی سے یون کہہ کہ رب الافواج یون فرماتا ہے کہ دیکھ وہ شخص جسکا نام شاخ ہے۔ اور وہ اپنی جگہہ سے اگیگا اور وہ خداوند کے ہیکل کو بنا دیگا۔ اور وہ صاحب شوکت ہوگا۔ اور وہ اپنے تخت پر بیٹھکر حکومت کریگا۔ اور وہ اپنے تخت پر جلوس کرکے کاہن بھی ہوگا۔ اور سلامتی کی مشورت دونوں کے درمیان ہوگی۔ اور وے تاج حیلم اور طوبیاہ و یدعیاہ اور حین بن صفنیاہ کی طرف سے ہونگے۔ تاکہ وہ خداوند کی ہیکل مین ایک یادگار رہوین۔ اور وے جو دور دور کے ہین سوآوین گے۔ اور خداوند کی ہیکل تعمیر کرین گے۔

اور اس کے باب ۷ آیت ۴ مین کہا تب رب الافواج کا کلام مجھے پہنچا کہ مملکت کے سارے لوگون اور کاہنون سے کہہ کہ جب تم لوگون نے پانچوین اور ساتوین مہینے مین ان ستر برس تک روزہ رکھا اور ماتم کیا تو کیا کبھی میرے لئے روزہ رکھا تھا۔ رب الافواج یون فرماتا ہے کہ تم سچی عدالت کرو۔ اور ہر کوئی اپنے بھائی پر کرم اور رحم کیا کرے۔ اور اسکے باب ۸ آیت ۳ مین کہا ہے۔ خداوند یون فرماتا ہے کہ مین صیون مین پھر آیا۔ اور یروسلم کے درمیان سکونت کرونگا۔ اور یروسلم کا نام سچائی کی بستی ہوگا۔ اور رب الافواج کا پہاڑ مقدس کہلائیگا۔ ۴ رب الافواج یون فرماتا ہے کہ پھر بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتین یروسلم کے کوچون مین بیٹھی ہوئی ہونگی۔ اور شہر کے کوچے لڑکے لڑکیون سے معمور ہونگے جو کوچون مین کھیلتے ہون گے۔ ۷۔ رب الافواج فرماتا ہے۔ دیکھ کہ مین اپنے لوگون کو سورج کے نکلنے کے ملک اور اسکے غروب ہونیکے ملک سے چھوڑا لاؤن گا۔ اور مین انہین لاؤن گا۔ اور وے یروسلم کے درمیان سکونت کرین گے۔ اور وے میرے لوگ ہون گے اور مین سچائی و صداقت سے ان کا خدا ہونگا۔ ان آیات مین شاخ کی یہ تفصیل ہوئی

کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو ہیکل تعمیر کرے گا۔ اور نجات وسلامتی وعدل کی یہ تفصیل ہوئی ہے کہ لوگ بے کھٹکہ وبے روک ٹوک یروسلم مین رہین گے۔ اور عدل ورحمت سے باہمی سلوک کرین گے۔ اور کلمہ یہوواہ صدقینو کی یہ تفصیل ہوئی کہ یہ کلمہ خدا تعالی کی نسبت کہا جائیگا۔ اور خدا تعالے ہی خداوند صداقت کہلائیگا۔ اور جبکہ اس پیشگوئی کے معنے بیبل کی شہادت سے صاف طور پر وہ ثابت ہوئے۔ جو ہمنے بیان کئے ہین۔ تو اب ہم بیبل کی شہادت سے ثابت وبیان کرتے ہین کہ اس معنے کر اس پیشگوئی کا وقوع حضرت مسیح سے پانچسو برس پیشتر ہو چکا ہے۔ عزرا (حضرت عزیر علیہ السلام) نبی کی کتاب کے پہلے باب مین لکہا ہے۔ (جسکا سنہ حاشیہ مین پانچسو چھتیس برس مسیح سے پیشتر بیان کیا ہے۔) اور شاہ فارس خورس کی سلطنت کی پہلے برس مین اس خاطر کہ خداوند کا کلام جو یرمیاہ کے منہہ سے نکلا تھا پورا ہووے (حضرات پوادرا اپنی کتاب مقدس کے لفظ پورا ہووے کو چشم انصاف سے دیکہو اور شرم کو کام مین لاکر کہو کہ یہ لفظ پیشگوئی یرمیاہ کا وقوع پانچ سو برس قبل از مسیح ظاہر کر رہا ہے۔ یا اس پیشگوئی کو وقت ظہور مسیح تک معلق کرتا ہے۔) خداوند نے شاہ فارس خورس کے دل کو اوبہارا کہ اوس نے اپنی تمام مملکت مین منادی کروائی۔ اور اسے قلمبند بہی کر کے یون فرمایا۔ (۲) شاہ فارس خورس یون فرماتا ہے کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی ساری مملکتین مجہے بخشین۔ اور مجہے حکم کیا کہ یروسلم کے بیچ جو یہوداہ مین ہے۔ اسکے لئے ایک مسکن بناؤن۔ (۳) پس اسکی ساری قوم مین سے تمہارے درمیان کون کون ہے۔؟ اسکا خدا اسکے ساتھ ہووے اور وہ یروسلم کو جو شہر یہوداہ ہے جاوے۔ اور خداوند اسرائیل کے خدا کا گہر بناوے (کہ وہی خدا ہے) جو یروسلم مین ہے۔ (۴) اور ہر ایک جو باقی رہا ہو ان سب مقامون سے جہان کہین وہ پردیسی ہوا ہو۔ سو اسی مقام کے لوگ سونا چاندی سے اور مال مویشی سے اسکی مدد کرین اور اس کے سوا وہ خدا کے گہر کے لئے جو یروسلم مین ہے اپنے جی کی خواہش سے ہدیئے گذرانین۔

138

(۵) تب یہوداہ اور بنیامین ابوئے رئیس اور کاہن اور لاوی ان سبہون کے ساتہہ جن کے دلون کو خدا نے ابہارا اٹہے کہ جا کے یروسلم مین کا خدا گہر بنا دین۔ (۶) اور ان سب نے جو انکے پڑوس مین تہے چاندی کے برتن اور سونے اور اسباب اور مواشی اور قیمتی چیزون سے ان کی دستگیری کی۔ اسکے سوا اپنی خوشی سے ہدیئے دیئے۔ (۷) اور خورس بادشاہ نے بہی خداوند کے گہر کے ان برتنون کو جنہین بنوکدنضر (بخت نصر) یروسلم مین سے لے لیا گیا۔ اور اپنے دیوتون کے گہر مین رکہا تہا۔ نکال لایا۔ ۸۔ اور شاہ فارس خورس نے اپنے خزانچی متردات کے ہاتھ سے نکلوایا اور اسنے انہین یہوداہ کے امیر شیش بضر کو گنوا دیا۔ (پہر انکی تعداد بیان کی) اور اسکے باب ۲ مین ان لوگون کی تفصیلی فہرست لکہی جسکو شاہ بابل بخت نصر قید کر کے لے گیا تہا۔ اور وہ اس بادشاہ فارس کے وقت مین یروسلم کو واپس آئے۔ اور اخیر مین اسکی میزان بتالیس ہزار تین سو ساٹھ بتائی۔ ۴۲۳۶۰ پہر باب ۳۔ آیت ۸ مین بیان کیا ہے کہ پہر خدا کے گہر کو یروسلم مین آ پہنچنے کے بعد دوسرے مہینے مین ۸ زرو بابل مین سیالتیل اور یشوع بن یوصدق اور اس کے باقی بہائی کاہنون اور لاویون نے اور سب نے جو اسیری سے رہائی پا کے یروسلم کو آئے تہے۔ شروع کیا۔ ۱۲۔ لیکن بہت لوگ ان کاہنون اور لاویون اور ابوئی رئیسون مین سے جو بوڑہے تہے جنہون نے اس گہر کو دیکہا تہا۔ جب اس گہر کی بنیاد ان کے دیکہنے مین ڈالی گئی تو وہ بڑی آواز سے چلا کے رونے لگے لیکن بہتری خوشی سے للکارے۔ پہر باب ۴ مین بیان کیا ہے کہ جب یہوداہ اور بنیامین کے دشمنون نے سنا کہ وے جو اسیر ہوئے تہے خداوند اسرائیل کے خدا کی ہیکل کو بناتے ہین۔ تو وے زرو بابل اور ابوی رئیسون کے پاس آئے اور انہین کہا کہ ہمین بہی اپنے ساتھ تعمیر کرنے دو۔ انہون نے انکار کیا۔ تو ان دشمنون نے بادشاہ ارتخشتا* کے پاس اس مضمون کی عرضی بہیجی کہ بنی

* ناسخ التواریخ مین کہا ہے کہ بیبل مین اسی کورش یا خورس کو ارتخشتا کہا گیا ہے مگر عزرا کی کتاب کے باب ۶ آیت ۱۴ سے معلوم ہوتا ہے ارتخشتا کوئی اور ہے +

یہوداہ اس شہر اور گھر کو بنائین گے - تو یہ سرکار کے باغی ہو جائین گے - اور مالگذاری نہین گے - تب بادشاہ ڈر گیا - اور اس گھر کا کام دارا کی سلطنت کے دوسرے برس تک موقوف رہا - پھر باب ۵ مین کہا ہے کہ حجی نبی اور زکریاہ بن عیدو کی نبوت (یعنے ہدایت) سے زروبابل اور یشوع اُٹھے - اور خدا کے گھر کو یروسلم مین بنانے لگے اور دارا بادشاہ کے سخت اور تاکیدی حکم سے وہ گھر بنا اور اُس بادشاہ کی سلطنت کے چھٹوین سال تیار ہوا - پھر باب ۷ مین بیان کیا کہ ارتخشتا (۹) بادشاہ کی سلطنت کے ساتوین برس حضرت عزرا (عزیر) یروسلم مین آئے - اور بادشاہ کا فرمان اس مضمون کا انکو عطا ہوا - (۲۵) اے عزرا کہ تو اپنے خدا کی اس دانش کے مطابق جو تجھے عنایت ہوئی ہے حاکمون اور قاضیون کو مقرر کر کہ نہر کے پار سب لوگون کا جو تیرے خدا کی شریعت کو جانتے ہین انصاف کرین اور تم انکو جو نہ جانتے ہون سکھلاؤ - (۲۶) اور جو کوئی تیرے خدا کی شریعت پر اور بادشاہ کے فرمان پر عمل نکریگا - اسپر فی الفور سزا کا حکم کیا جاویگا - خواہ وہ قتل کا یا دیس سے نکالنے کا یا مال کی ضبطی کا یا قید ہو ان آیات مین صاف و تصریح کے ساتھہ بیان ہوا - کہ پیشگوئی یرمیاہ کی حضرت مسیح سے پیشتر خورس بادشاہ کے عہد مین پوری ہو گئی - اور یہوداہ کو نجات اور اسرائیل کو سلامتی حاصل ہوئی - اور اُن مین صداقت عدالت حضرت عزیر کے یروسلم مین آنے کے بعد قائم ہو گئی ہے اور اسی وقت مین یہوداہ صدقینو اکا کلہ کہا گیا تھا - جو خدا تعالے عزوجل کی نسبت اور اسکے حقین صادق آتا تھا - عیسائی بے انصافی کرتے ہین کہ اس کلہ کو حضرت مسیح کے حقین قرار دیتے ہین - اور جو اس کلے کے ساتھہ حالات وقت بیان ہوئی ہے انکا حضرت مسیح مین پایا نہ جانا خیال مین نہین لاتے - اور انصاف کا خون کر رہے ہین -

از انجملہ تیسرا مقام کتاب یسعیاہ کا باب ۹ - آیت ۶ و ۷ ہے جسمین یہہ بیان ہے کہ وہ جو ہمکو بخشتا ہے اور فرزند تولد ہوتا ہے وہ ان خطابون سے مزین ہے - خدائے قادر - اب - ابدیت شاہ سامت مشیر عجوبہ تخت داؤدی پر آنے والا جسکی سلطنت کا

زوال کبھی نہوگا - یہ جو اول آتھم کے صفحہ ۱۸۰ میں اس کتاب اردو عیسائی کا باب ۱۹ آیت ۱۴ میں ہے کہ اسکی سلطنت کے اقبال اور اسائی کی کچھ انتہا نہوگی ۔ اس پیشگوئی کو بھی حضرت عیسائی زبردستی حضرت مسیح پر جماتے ہین - اور اس پیشگوئی کے اس مضمون کو کہ وہ اسکا تخت داؤدی پر کرنے والا ہے خیال مین نہین لاتے - اور یہہ نہین سوچتے کہ حضرت مسیح تو اپنی تمام عمر مین فقیر و بینوا رہے بلکہ آپکے جد امجد یکنیاہ بن یہویقیم کی اولاد سے کوئی صاحب بھی تخت داؤدی پر نہین بیٹھے - پھر حضرت مسیح اسکے مصداق کیونکر ہو سکتے ہین - اور درحقیقت یہ پیشگوئی خرقیاہ بن آخز بادشاہ کے حقین ہے - جو حضرت یسعیاہ کے وقت مین پوری ہو چکی ہے - عیسائیون نے اس پیشگوئی بیان مین اپنی قدیم سنت تحریف سے کام لیا ہے - اور اس پیشگوئی کے مصداق مین ایسی صفات والفاظ کو از خود ملا دیا ہے کہ ایک انسان بادشاہ پر صادق نہ آسکین وہ یہ چار الفاظ و صفات ہین اول خدائے قادر دوم اب ابدیت سوم جسکی سلطنت کا کبھی زوال نہوگا یا فا بد تک ہوگی چہارم لا انتہا - مگر اے حضرات ناظرین یہ الفاظ عیسائیون کی تحریف کا نتیجہ ہے اور اصل پیشگوئی مین یہ الفاظ نہین کہے گئے - ہم اسمقام اصل عبارت عبرانی اس پیشگوئی کی نقل کرتے ہین - پھر ثابت کر دکھاتے ہین کہ یہ الفاظ و اوصاف تحریف سے ملائے گئے ہین - اور جو الفاظ اصل پیشگوئی مین ہین وہ خرقیاہ بادشاہ مین پائے جاتے ہین اور اس نظر سے وہ پیشگوئی ان کے حقین صادق ہو چکی ہے - اصل عبارت - عبرانی بخط عبرانی یہ ہے

כִּי־יֶלֶד יֻלַּד־לָנוּ בֵּן נִתַּן־לָנוּ וַתְּהִי הַמִּשְׂרָה עַל־שִׁכְמוֹ וַיִּקְרָא
שְׁמוֹ פֶּלֶא יוֹעֵץ אֵל גִּבּוֹר אֲבִי־עַד שַׂר־שָׁלוֹם: לְמַרְבֵּה
הַמִּשְׂרָה וּלְשָׁלוֹם אֵין קֵץ עַל־כִּסֵּא דָוִד וְעַל־מַמְלַכְתּוֹ לְהָכִין
אֹתָהּ וּלְסַעֲדָהּ בְּמִשְׁפָּט וּבִצְדָקָה מֵעַתָּה וְעַד־עוֹלָם קִנְאַת

عربی حروف مین اسکے الفاظ

كِي يِلِدْ يُلَّدْ لَانُو بِين نِتَّنْ لَانُو وَتِّهِي هَمِّسْرَاهْ عَلْ شِكْمُو وَيِقْرَا

شَمُو فِلِ يُوحِيص إِيل كِبُّور آبِي عَذ سَر شَالُوم لِيسَر بهم هَمِسَّرَة وَلِشَالُوم إِيت
قِيص عَل كِسِّيا دَاوُد وعَل مَملَكتُو لِهَاكِين آتَاه وُلسَعَادَاه بِمِشپَاط وَ
بِصَدَاقَاه مِنعَتَاه وَعَد عُولَام بِن اث

اس کا ترجمہ

ہمارے لئے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا۔ اور سلطنت اوس کے کاندہے پر ہوگی۔ اور وہ اس نام سے کہلائیگا۔ عجیب مشیر پہلوان یا زور آور سردار اور اپنے وقت کے لوگوں کا مربی اور سلامتی کا شہزادہ اس کا اقبال حکومت اور سلامتی طاقتور یا متصد ہوگی۔ داؤد کے تخت اور اسکی مملکت پر وہ درستی سے سنبھالے گا عدالت اور صداقت سے آج سے مدت دراز تک قابض رہیگا۔

اس عبارت میں جو اس لڑکے کو عجیب اور سلامتی کا شہزادہ کہا گیا ہے۔ یہ حضرت خزقیاہ پر اچھے طور پر صادق آچکا ہے چنانچہ اس واقعہ کے بیان سے جو آپکے وقت میں وقوع میں آیا ہے اور وہ اسی کتاب یسعیاہ اور کتاب سلاطین و تواریخ سے نقل کیا جائیگا۔ یہ امر بخوبی ثابت ہے۔ ایسا ہی پہلوان یا زور آور ہونا اور اپنی قوم کا مربی ہونا۔ اور اسی سلطنت کا ایک مدت تک طویل طاقتور رہنا بھی اسپر صادق آچکا ہے۔ کتاب دوم تواریخ اور دوم سلاطین اسپر شاہد ہے۔ عیسائیوں نے جو بجائے ان الفاظ و صفات کے وہ چار لفظ اس پیشگوئی میں درج کئے ہیں انہوں نے تحریف سے کام لیا ہے۔

انکا پہلا لفظ نتیجہ تحریف لفظ خدائے قادر ہے جس کو انہوں نے عبرانی لفظ גִּבּוֹר ایل گبور کا ترجمہ قرار دیا ہے۔ اور یہ تحریف معنوی سے کام لیا ہے۔ یہاں ایل گبور کا صحیح ترجمہ پہلوان یا زور آور یا سردار ہے عبرانی زبان میں لفظ אֵל ایل چار معنے میں مستعمل ہوا ہے (۱) زور (۲) زور آور (۳) اللہ (۴) اللہ دیکھو لغات عبرانی پادری ولیم ہوپر پرنسپل ڈوئنٹی کالج لاہور مطبوعہ الہ آباد مشن پریس صفحہ ۲ سطر ۱۲) اور لفظ גִּבּוֹר گبور تین معنے میں مستعمل ہوا ہے۔ (۱) زور آور (۲) پہلوان (۳) سردار۔ (دیکھو لغات عبرانی مذکور صفحہ ۹ سطر ۲۵) اور چونکہ اس پیشگوئی میں یہ الفاظ ایک لڑکے کے حق میں جو انسان سے تولد ہونیوالا تھا استعمال کئے گئے ہیں۔ لہذا ان الفاظ کے وہی معنی مناسب مقام و متعین ہیں جو انسان میں

پائے جاتے ہیں یعنے پہلوان یا زور آور یا سردار نہ وہ معنے جو خالق سے مخصوص ہیں یعنے اللہ یا الٰہ یا خدا ایسے معنے مخصوص بخدا تعالےٰ کو اسمقام میں مراد قرار دینا محض غلطی اور تحریف معنوی ہے۔

ان کا دوسرا تحریفی لفظ اب ابدیت ہے جسکو انہوں نے لفظ אבי עד ابی عد کا ترجمہ قرار دیا ہے اور اسمیں تحریف معنوی سے کام لیا ہے۔ اور درحقیقت ابی عد کا ترجمہ مناسب مقام "وقت کا باپ ہے" یعنے اپنے وقت کے لوگوں کا مربی۔

اَب (אב) کے معنے عبرانی میں باپ کے ہیں جیسا کہ عربی میں اور بحالت اضافت אבי یا سے بولا جاتا ہے اور عد (עד) تین معنوں میں مستعمل ہو چکا ہے (۱) وقت (۲) ابد (۳) لوٹ (دیکھو لغات عبرانی مذکور صفحہ ۲۷۸ سطر اول) وازانجا کہ یہ لفظ ایک انسان بادشاہ کے حقمیں مستعمل ہوا ہے لہذا اس کے معنے وہی اول مناسب مقام اور متعین ہیں۔ اور دوسرے معنے جو خدا سے مخصوص ہیں مراد ٹھہرانا ناجائز و تحریف معنوی ہے۔

انکا تیسرا لفظ نتیجہ تحریف لفظ انتہا نہ ہونے کا ہے جسکو انہوں نے این قیص אין קץ کا ترجمہ قرار دیا ہے اور اسمیں تحریف سے کام لیا ہے۔ اسمقام میں این אין کے معنے طاقتور کے ہیں (دیکھو صفحہ ۱۳ سطر ۳ لغات عبرانی ولیم ہوپر اور قیص קץ کا ترجمہ بامقصد ہے دیکھو لغات عبرانی مذکور صفحہ ۳۵۷ سطر ۹)

انکا چوتھا لفظ تحریف سلطنت کے لازوال یا ابدی ہونیکا ہے جسکو انہوں نے אד עולם عد عولام کا ترجمہ قرار دیا ہے۔ اور اسمیں تحریف معنوی سے کام لیا۔ اور درحقیقت اسکا ترجمہ مدت طویل ہے۔ عد (עד) کے معنے ابھی بیان ہوئے ہیں اور عولام אולאם کے معنے بڑے مدت کے اس مقام کے مناسب ہیں (دیکھو لغات عبرانی مذکور صفحہ ۲۹۰)۔

یہ اس پیشگوئی کے الفاظ کی تحقیق ہے جس سے یہ پیشگوئی شاہ حزقیاہ کے حقمیں صادق آسکتی ہے۔ اب اسی کتاب یسعیاہ اور سلاطین اور تواریخ سے اس پیشگوئی کا شاہ حزقیا پر صادق آنا ثابت کیا جاتا ہے۔

پس اولاً یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جس باب نہم کتاب یسعیاہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس سے پہلے آٹھویں باب آیت ۷ میں شاہ اسور کے چڑھائی کرنے اور لوگوں کے تنگی و تاریکی میں پڑ جانے کی

پیشگوئی کیگئی ہے۔ پہراب نہم مین اس تنگی وتاریکی کے دور ہوجانے کی بشارت کے ضمن مین اس اس لڑکے کی پیشگوئی کیگئی ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ لڑکا وہی ہے۔ جسکے وقت اور عہد حکومت وسلطنت مین وہ تاریکی دور ہوجائیگی جو شاہ اسور کی چڑہائی سے پیدا ہوگی۔

اب یہہ دیکھنا چاہیئے کہ بیبل کی شہادت سے وہ کون لڑکا ہے۔ جسکے وقت اور عہد سلطنت مین وہ تنگی وتاریکی دور ہوئی ہے۔ سو شاہ حزقیاہ ہے۔ جو اس پیشگوئی کے بعد تخت داؤدی پر تخت نشین ہوا۔ اور اسکی سلطنت کے چودہوین برس کے سنحاریب جسکو بیبل مین سنحیرب کہا گیا ہے نے یہوداہ کے شہرون پر چڑہائی کی جس سے تمام یہوداہ پر تنگی وتاریکی چھاگئی تب حزقیاہ کی دعا سے لشکر سنحاریب پر یہہ آفت آئی کہ خدا کے فرشتے نے ان کے بڑے بڑے بہادرون اور سردارون اور رئیسون کو فنا کیا۔ ایک شب مین ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمیون کو واصل جہنم کیا۔ یہ عجیب وغریب فتح وسلامتی ہوئی۔ جسکے سبب سے حزقیاہ نے سلامتی اور عجیب کہلایا ہے۔ اب ہم اپنے بیان کی تصدیق کے لئے بیبل کی عبارات نقل کرتے ہین۔

یسعیاہ باب ۸ آیت ۷ مین کہا ہے۔ اب دیکھہ خداوند دریا کے سخت شدید سیلاب کو یعنے شاہ اسور اور اسکی ساری شوکت کو انپر چڑہا لائیگا۔ ۲۱ تب وے خراب حال اور بہوکے ہوکے سرزمین مین گذرینگے۔ اور ایسا ہوگا کہ جب وہ بہوکے ہون۔ تو وے اپنی جان سے بیزار ہونگے۔ اور اپنے بادشاہ اور خدا پر لعنت کرین گے۔ اور وے اوپر تاکینگے۔ ۲۲۔ پہر زمین کی طرف گہورینگے۔ اور کیا دیکھتے ہین۔ تنگی اور تاریکی کو کہ وہ سیاستہی سے تاریک ہوجائیگی اور تیرگی مین کہدیڑی جائینگی۔ پہر اسکے باب ۹ مین کہا ہے۔ لیکن تیرگی دامن نہ رہے گی۔ ۲۔ وے لوگ جو تاریکی مین چلتے تہے بڑی روشنی دیکھتے۔ اور انپر جو موت کے سایہ کے ملک مین رہتے تہے نور چمکتا۔ اسکے بعد آیت ۶ مین اس لڑکے کی وہ پیشگوئی ہے جسکو عیسائی مسیح کے حق مین لگاتے ہین۔

پہر اسکے باب ۱۰ آیت ۱۲ مین شاہ رسور کی گستاخی پر سزایابی کی پیشگوئی ہے۔

۱۶۱

پہر اسکے باب ۲۰- آیت ۴ مین مصریون کے شاہ اسور کے قید مین آجانے کا ذکر ہے۔
پہر اسکے باب ۳۱- آیت ۸ مین اسوری کے گرجانیکی پیشگوئی ہے۔ پہر اسکے باب ۳۶
مین کہا ہے اور خرقیاہ بادشاہ کی سلطنت کے چودہوین سال یون ہوا۔ کہ شاہ اسور سحیرب
یہوداہ کے سب حصین شہرون پر چڑہا۔ اور انہین لے لیا۔ ۲ اور شاہ اسور نے رب ساقی
کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ لکیس سے خرقیاہ کے پاس یروسلم کو بہیجا۔ (۳) تب الیاقیم
بن خلقیاہ جو گہر کا مختار تہا۔ اور شبنہ متصدی اور محاسب یواخ بن آسف نکلکے اس پاس آئے
(۴) اور رب ساقی نے انہین کہا تم تو خرقیاہ سے یہ کہو بادشاہ عظیم اسور کا بادشاہ یون
فرماتا ہے۔ وہ کون سی امید ہے جسے تو ایسا کہکے رکہتا ہے۔ (۵) مجہہ مین لیکن فقط مُنہہ کی
بات ہے مصلحت اور جنگ کی قوت موجود ہے سو اب تو کس پر اعتماد کرتا ہے۔ جو
تو نے مجہہ سے سرکشی کی۔ (۶) دیکہہ تجہے اس ٹوٹی ہوئی چہڑی پر مصر کے مل پر بہروسا ہے
(۱۸) خرقیاہ تمہین فریب دینے نہ پاوے جو کہتا ہے کہ خداوند ہمکو چہوڑا دیگا۔ بہلا کیا گروہون
کے معبودون مین سے کسی نے بہی اپنی سرزمین کو اسور کے بادشاہ کے ہاتھ سے
بچایا ہے۔ ۱۹- حمایت روراد فاد کے معبود کہان ہین۔ سفر دایم کے معبود کہان ہین۔
کیا انہون نے سمرون کا ملک میرے ہاتھ سے بچا لیا۔ ان سارے ملکون کے معبودون
کے درمیان وہ کون ہے۔ جسنے اپنا ملک میرے ہاتھ سے بچایا۔ جو خداوند بہی یروسلم کو
میرے ہاتھ سے بچاویگا۔ ۲۲- الیاقم اور شبنہ اور یواخ خرقیاہ کے پاس آئے۔ اور اپنے
کپڑے چاک کئے ہوئے رب ساقی کی باتین اس سے بیان کین پہر باب ۳۷ مین کہا اور
ایسا ہوا کہ خرقیاہ بادشاہ نے یہ سُن کے اپنے کپڑے پہاڑے۔ اور ٹاٹ اوڑہا اور خداوند کے
گھر مین گیا۔ ۲- اور اس نے الیاقم اور شبنہ اور کاہنون کے بزرگون کو ٹاٹ اوڑہا کے یسعیاہ
بن اموص کے پاس بہیجا۔ ۳- اور انہون نے اس سے کہا کہ خرقیاہ یون کہتا کہ آجکا دن دُکہہ
اور ملامت اور تہمت کا دن ہے۔ (۴) شاید کہ خداوند تیرا خدا رب ساقی کی سب باتین سُنیگا

جسے اوس کے صاحب شاہ اسور نے بہیجا ہے کہ خداے حیی کی تحقیر کرین۔ اور ان باتون کے
سبب جو خداوند میرے خدا نے سنی ہین۔ تنبیہہ دیگا۔ پس تو ان باقیون کے واسطے خدا سے
دعا مانگ۔ (۵) پس شاہ خرقیاہ کے ملازم یسعیاہ کے پاس آئے تب یسعیاہ نے انہین فرمایا
تم اپنے آقا سے کہو خداوند یون فرماتا ہے کہ تو ان باتون سے جنہین شاہ اسور کے جوانون
نے کہکر میری تکفیر* کی ہراسان مت ہو۔ دیکھ مین اسمین روح ڈالونگا۔ اور
وہ ایک افواہ سنکے اپنی مملکت کو پہر جائیگا۔ اور مین اسے اس ہی کی زمین مین تلوار سے
مروا ڈالونگا۔ پہر اس باب کے آیت ۱۱ وغیرہ مین بیان کیا ہے۔ کہ شاہ اسور نے پہر خرقیاہ
کو دھمکایا۔ اور ڈرایا۔ پہر آیت ۱۴ مین بیان کیا ہے کہ خرقیاہ نے خدا سے دعا مانگی کہ اے
خدا تو ہمکو اسور کے ہاتھ سے بچالے۔ پہر آیت ۲۱ مین کہا ہے کہ حضرت یسعیاہ نے خرقیاہ کو
کہلا بہیجا کہ خدا تعالے نے تیری سن لی۔ ۳۳ سو خداوند شاہ اسور کے حق مین یون فرمایا ہے
کہ وہ اس شہر مین نہ آئیگا۔ نہ اس کے اندر تیر چلاویگا۔ بلکہ جس راہ سے آیا ہے۔ اسی راہ سے
پہر جائیگا۔ ۳۶۔ پس خداوند کے ایک فرشتے نے جاکے اسوریون کے لشکرگاہ مین ایک لاکھ
پچاسی ہزار آدمی جان سے مارے اور جب لوگ صبح سویرے اٹہے تو دیکہو کہ وہ سب مرے پڑے
تھے۔ ۳۷ تب سنحیرب شاہ اسور نے کوچ کیا اور چلا گیا۔ اور پہر گیا۔ اور نینواہ مین آرہا۔
۳۸ اور ایسا ہوا کہ جس وقت وہ اپنے معبود نسروک کے گہر مین پوجا کرتا تھا۔ آدرم ملک اور سارا ضر
اسکے بیٹون نے اسے تلوار سے قتل کیا۔ اور وی بہاگ کر ارارات کی سرزمین کو گئے۔ اور
اسکا بیٹا اسرحدون اسکی جگہہ بادشاہ ہوا۔

ایسا ہی دوم تواریخ کے باب ۳۱ و ۳۲ مین۔ اور دوم سلاطین کے باب ۱۸ و ۱۹ مین
بیان ہوا ہے۔ ان کتابون کے ان بیانات سے صاف اور یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ
وہ لڑکا جسکی پیشگوئی یسعیاہ باب ۹ مین ہوئی ہے۔ وہی شاہ خرقیاہ ہے جسکی دعا سے

* اصل کتاب اردو متن یون ہے۔ مگر یہ کاتب کی غلطی معلوم ہوتی ہے اور صحیح لفظ تحقیر ہے جو آیت ۴ مین گذرا ہے

خدا تعالےٰ نے شاہ اسور کے لشکر مین ایک لاکھ پچاس ہزار کی جان ایک رات مین لے لی اور اس سے شاہ اسور کو ہزیمت اور شاہ خرقیاہ کو عجیب و فتح نصیب ہوئی - اور وہ پیشگوئی اس وقت پوری ہوگئی - حضرت عیسیٰ کے متعلق یہ کسی طرح نہین ہوسکتی - عیسائی خلم و ناانصافی کرتے ہین کہ اس پیشگوئی کو ناحق و بلا وجہ حضرت عیسیٰ پر جماتے ہین -

وازانجملہ چوتھا مقام یسعیاہ باب ۷ آیت ۱۴ اور باب ۸ آیت ۱۰ مین ہے جسکو عبد اللہ آتھم نے پرچہ ۲۵ دی ۱۸۹۳ء بضمن ایک فہرست پیش کیا ہے - جسکا مضمون ڈپٹی آتھم نے بیان کیا ہے " دیکھو کنواری حاملہ ہوگی - اور بیٹا جنے گی - اور اسکا نام ایمانوئیل کہینگے تم منصوبہ باندھو پر وہ باطل ہوگا - حکم سناؤ پر وہ ٹہیر یگا - کہ خداوند ہمارے ساتھ ہے - اس جگہہ لفظ ایمانوئیل ہے " - اس پیشگوئی حضرت یسعیاہ کو بھی عیسائی زبردستی اور دھینگا دھینگی سے حضرت عیسیٰ پر لگاتے ہین - اور اس پیشگوئی کے مضمون اور متعلقات سے آنکھہ بند کرکے اپنے آپ کو بے انصاف بناتے ہین - اور درحقیقت یہہ پیشگوئی حضرت یسعیاہ کی خود انہی کے وقت مین پوری ہوگئی - شاہ احاس بن یوتام (جسکو بیبل مین اخزبن یوتام کہا گیا ہے) کے دشمنون شاہ ارام رحصین وغیرہ نے اسپر چڑہائی کی تو اس سے احاس ڈر گیا - تب حضرت یسعیاہ نے اسکو بشارت دی - اور یہہ پیشگوئی کی کہ ایک جوان عورت لڑکا جنے گی - جس کا نام وہ خود عمانوئیل رکھیگی - وہ ہنوز سن تمیز کو نہ پہنچیگا کہ ان زمین والے بادشاہون سے جو اسپر چڑہائی کرتے ہین - چھوڑائی جائیگی - اور ایسا ہی وقوع مین آگیا وہ لڑکا شاہ احاس کے وقت مین پیدا ہوا - اور اسی وقت شاہ احاس کے مخالفون کو زیر کیا گیا - یہہ بات اسی کتاب یسعیاہ کے باب ۷ وغیرہ اور کتاب سلاطین دوم کے باب ۱۶ وغیرہ مین بہ تفصیل مذکور ہے - مگر حضرات عیسائی اس تفصیل سے آنکھہ بند کرکے اس پیشگوئی کو حضرت عیسیٰ پر لگاتے ہین - اور اس مین اپنی سنت قدیم تحریف سے بھی کام لے چکے ہین کہ جوان عورت کی جگہہ کنواری عورت بنا دیا - اور بجاے اس فقرہ کے اسکے لڑکے کی والدہ

اسکا نام عمانوائیل رکھیگی - یہہ فقرہ گھڑلیا - کہ لوگ اسکا نام عمانوائیل رکھینگے - ہم اس مقام مین پہلے یسعیاہ باب ۷ کی عبرانی عبارت نقل کرتے ہین - جس سے ان حضرات کی تحریف ثابت ہو - پھر وہ تفصیل نقل کرین گے - جس سے ثابت ہو کہ یہہ پیشگوئی حضرت یسعیاہ اور شاہ احاس کے وقت مین پوری ہوگئی تھی -

اصل عبرانی عبارت بخط عبرانی یہہ ہے -

לָכֵן יִתֵּן אֲדֹנָי הוּא לָכֶם אוֹת הִנֵּה הָעַלְמָה הָרָה וְיֹלֶדֶת בֵּן וְקָרָאת שְׁמוֹ עִמָּנוּ אֵל

حروف عربی مین — لکین یتین ادونای ہوا لکم اوت ہنہ ہا علماہ ہارہ ویلدث بین وقارات شمو عمانوئیل

اس عبارت کا صحیح ترجمہ یہ ہے باوجود اس کے خدا تمکو آپ نشان دیگا - دیکھو لفظ ہنہ علماہ یعنے جوان عورت حاملہ ہوگی (یا ہے) کیونکہ لفظ הָרָה ہارہ جو علماہ کا فعل ہے حال و استقبال دونو معنے کے لئے آتا ہے) اور وہ بیٹا جنے گی اور وہ اسکا نام عمانوائیل رکھیگی עִמָּנוּ אֵל وقارات شمو کے یہی معنی ہیں - اور حرف ث بجائے ت ثابت ہے) حضرات عیسائیون نے اس عبارت کے ترجمہ مین دو تحریفین کی ہین - ایک یہہ کہ علماہ کا ترجمہ کنواری کیا - اور حالانکہ اسکا صحیح ترجمہ جوان عورت ہے - کنواری کو عبرانی مین בְּתוּלָה بتولہ کہتے ہین - اور علماہ جوان عورت کو کہتے ہین - خواہ کنواری ہو - خواہ بیاہی - کتاب مقدس مین جہان لفظ کنواری کا موقع ہے - وہان بھی لفظ بتولہ بولا گیا ہے دیکھو کتاب نروج باب ۲۲ آیت ۱۶ - اور استثنا باب ۲۲ - آیت ۲۳ و ۲۸ - اور لغات عبرانی بھی اسپر شاہد ہے - دیکھو صفحہ ۵ سطر ۱ لغات عبرانی ولیم ہوپر - دوسری تحریف یہہ کہ وقارات شمو کا ترجمہ یہ کیا - کہ اسکا نام عمانوائیل رکھیں گے - یعنے وک حالانکہ وقارات مونث کا صیغہ ہے جبکی

صفحہ ۲۹۰ کتاب لیم ہوپر ملاحظہ کرو

ضمیر اس کی والدہ کی طرف راجع ہے[1]۔ عیسائیوں نے جب دیکھا کہ حضرت مسیح کا نام عمانوائیل نہ اُنکی ماں نے رکھا ہے۔ اور نہ باپ نے بلکہ فرشتے نے اسکا نام یسوع بتایا اور وہی نام اُسکی والدہ اور باپ نے اُسکا رکھا۔ (دیکھو انجیل متی باب آیت ۲۱ و ۲۵) تو اُنہوں نے اس فقرہ یسعیاہ باب کی اقتباس میں تحریف و تصرف کرکے اُسکا یوں بنالیا۔ کہ اُسکا نام عمانوائیل رکھیں گے۔ (دیکھئے لوک) اور اُسکو انجیل متی باب ۱۔ آیت ۲۳ میں درج کیا۔ یہ اُن حضرات کی تحریف و تصرف کا بیان ہے۔ اب اس پیشگوئی کی تفصیل اسی کتاب یسعیاہ وغیرہ سے کیجاتی ہے۔ جس سے ثابت ہو کہ وہ پیشگوئی حضرت یسعیاہ کے وقت میں پوری ہو چکی ہے۔

یسعیاہ کے باب ۷ کے شروع میں ہے۔ اور شاہ یہوداہ آحز بن یوتام بن عزریاہ کے عہد میں ایسا ہوا۔ کہ شاہ آرام رضین شاہ اسرائیل فتح بن رملیاہ سے ساتھ یروسلم پر لڑنے چڑھا۔ پر وہ فتحیاب نہ ہوا (۲) اُسوقت داؤد کے گھرانے کو یہہ خبر دی گئی کہ آرام۔ افرائیم کو ساتھ لے کے فوج چڑھا ہے۔ سو اوس کے دل اور ایسے لوگوں کے دلوں نے جنبش کھائی۔ جس طرح بن کے درخت اندھی سے جنبش کھاتے ہیں (۳) تب خداوند نے یسعیاہ کو حکم کیا۔ کہ تو اپنے بیٹے شیاریاشوب کو لے کے تالاب فراز کے دیواری نہر کے سرے پر جو رفوگروں کے میدان کے راہ میں ہے۔ آخز سے جا مل (۴) اور اسے کہہ خبردار ہو۔ اور بے فکر رہ ہو۔ ارام رضین۔ اور رملیاہ کے بیٹے کے غصہ بھڑکنے سے مت ڈر۔ اور تیرا دل نہ گھبراوے (۵) ازبکہ ارام اور افرائیم اور رملیا کا بیٹا تیرے برخلاف مشورہ کرکے کہتے ہیں۔ (۶) کہ آؤ ہم یہوداہ پر چڑھیں اور اسے اُٹھا دیں۔ اور اپنے لئے اُسے توڑ ناکریں۔ اور طابیل کے بیٹے کو اسکے درمیان تخت نشین کریں (۷) اسلئے خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے۔ کہ اس منصوبہ کو پائے داری نہیں۔ بلکہ ایسا نہ ہوگا (۸) کیونکہ ارام کا دارالسلطنت دمشق ہی ہوگا۔ اور دمشق کا سردار رضین پینسٹھ ۶۵ برس کے اندر افرائیم ایسا کٹ جائیگا کہ قائم نہ رہیگا (۹) افرائیم کا بھی دارالسلطنت سمرون ہی ہوگا۔ اور سمرون کا سردار رملیاہ کا بیٹا۔ اگر تم ایمان نہ

[1] عیسائیوں کے ہاتھ میں جو اردو ترجمہ بائبل ہے اسمیں بھی ترجمہ بروایت غیر مؤنث رکھے گئی کیا گیا ہے ۱۲

لاؤ گے تو یقیناً قائم نہ رہو گے۔ (۱۰) پھر خداوند نے آخز سے خطاب کر کے کہا۔ (۱۱) خداوند اپنے خدا سے کوئی نشان مانگ۔ خواہ نیچے زمین خواہ اوپر بلندی میں۔ (۱۲) پھر آخز نے کہا میں نہیں مانگنے کا۔ اور میں خداوند کو نہیں آزمانے کا۔ (۱۳) تب نبی نے کہا۔ اے داؤد کے خاندان اب تم سنو انسان کو تھکانا ہمارے آگے نہائت چھوٹی بات ہے۔ سو کیا تم میرے خدا کو بھی تھکاؤ گے؟ (۱۴) باوجود اسکے خداوند آپ تم کو نشان دیگا۔ دیکھو اضاف عیسائیو! دیکھو اس نشان دکھانے کا کس کو وعدہ دیا گیا۔؟ کیا اسی بادشاہ خاندان داؤدی شاہ آخز یا احاس کو جو حضرت یسعیاہ کے وقت میں تھا۔ یہ وعدہ نہیں دیا گیا)۔

دیکھو کنواری (یہ عیسائیوں کی من گھڑت اور تحریف ہے اصل میں جوان عورت کہا گیا ہے چنانچہ ثابت ہو چکا ہے) حاملہ ہو گی۔ اور بیٹا جنے گی اور اسکا نام اماتوائیل رکھے گی۔ عیسائیو! اس لفظ کو بھی دیکھو اور خیال کرو کہ تمنے اسکو کیا بنا لیا۔ اور بجائے اسکے انجیل میں یہ داخل کر دیا کہ لوگ اسکا نام اماتوائیل رکھیں گے)۔ (۱۵) وہ دہی و شہد کھائے گا جس وقت وہ بُرا ترک کرنے کا اور بھلا پسند کرنے کا امتیاز پاوے (۱۶) پھر اس سے آگے کہ یہ لڑکا بد ترک کرنے کا اور نیک پسند کرنے کا امتیاز پاوے۔ یہ زمین جسے تو برباد کرتا ہے اپنے دونوں بادشاہوں سے چھوڑی جائے گی اُن آیات میں صاف تصریح ہے۔ کہ یہ پیشگوئی حضرت یسعیاہ نے شاہ احاس کی تسلی کے لئے کی تھی اور اوسکو بطور نشان نمائی یہ بشارت دی تھی کہ ایک جوان عورت سے لڑکا پیدا ہوگا اور اوسکے زمانہ ہوش سنبھالنے سے پہلے تیری مخالف بادشاہوں کی بربادی ہو جائے گی۔ لہذا یہ ضرور تھا۔ کہ وہ لڑکا اوس کے وقت میں پیدا ہوتا۔ اور اوس کے پیدا ہونیکے بعد اپنے مخالفوں کے بربادی کا مشاہدہ کر لیتا۔ اب رہا یہ سوال وہ لڑکا کونسا تھا۔ سو اسکا جواب یہ ہے۔ کہ یہودی جن کتنے ہیں وہ لڑکا حضرت یسعیاہ کے گھر میں انہیں کی جوان عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ اور اوس پر وہ کتاب یسعیاہ کے باب ۸ آیت ایک وغیرہ سے دست آویز کرتے ہیں

۱۴۴

پھر خداوند نے مجھے کہا کہ ایک بڑی تختی لے اور آدمی کی قلم سے اوسپر لکھ مہیر شالال حاش بز کے لئے (۲) اور کہ میں دیانت دار گواہوں یعنے عوریاہ کاہن اور ذکریا بن یبرکیاہ کو مقرر کروں۔ (۳) اور میں نبیہ کے پاس گیا وہ پیٹ سے ہوئی اور ایک بیٹا جنی تب خداوند نے مجھے کہا کہ تو اسکا نام مہیر شالال حاش بز رکھ۔ (۴) کہ اس سے پیشتر کہ یہ لڑکا۔ اے میرے باپ اے میری ما بول سکے دمشق کا مال اور سمرون کی لوٹ کو اٹھوا کے شاہ اسور کے حضور میں لیجاوینگے۔ (۵) ارے قوموں دہوم مچاؤ پر تم ٹکڑے ٹکڑے کٹے جاؤ گے۔ اور اے تم سب جو زمین کے دور اطراف میں ہو اُسے سُنو اپنی کمریں باندہو پر تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کٹے جائیں گے۔ اپنی کمریں کسو پر تمہارے پُرزے پُرزے کٹے جائینگے۔ تم منصوبہ باندہو۔ پر وہ باطل ہوگا۔ حکم سُناؤ پر وہ نہ ٹہیرے گا۔ کہ خداوند تمہارے ساتھ ہے۔"

یہ اخیر کا حملہ اس لڑکے کے دوسرے نام عمانوائیل کی طرف مشعر ہے۔ جیسا کہ اسکا پہلا نام مہیر شالال حاش بز ہے۔ اور **دوم تواریخ** کے باب ۲۸۔ اور **دوم سلاطین** کے باب ۱۶ میں بیان ہوا ہے کہ شاہ احاس نے ارامی رضین اور شاہ اسرائیل سے تنگ ہوکر شاہ اسور کیطرف التجا کی اور اس سے مدد مانگی چاہی (تواریخ ۲ ۲۸/۱۶) تب شاہ اسور نے اوسکی بات مانی اور اُسنے دمشق پر لشکر کشی کرکے اُسے لے لیا۔ اور یہ وہاں کے لوگوں کو اسیر کرکے قید میں لایا۔ اور رضین کو قتل کیا۔ تب اخز بادشاہ شاہ اسور تگلت پلاسر کی ملاقات کو چلا۔ (سلاطین ۲ ۱۶/۷ و ۹ و ۱۰) وغیرہ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ پیشگوئی حضرت یسعیاہ شاہ احاس کے وقت میں پوری ہوگئی۔ اور وہ لڑکا وہی ہے۔ جو حضرت یسعیاہ کے گھر میں پیدا ہوا تھا۔ عیسائی موعود لڑکا حضرت یسعیاہ کے لڑکے کو نہ مانیں تو وہ کوئی اور لڑکا تجویز کرلیں مگر وہ لڑکا ایسا ہونا چاہیئے جو حضرت یسعیاہ کے وقت اور شاہ احاس کے دشمنوں سے نجات پانے سے پہلے پیدا ہوچکا ہو۔ کیونکہ حضرت یسعیاہ کے وقت اس پیشگوئی کے پورا ہوجانے میں اونکو دم مارنے اور انکار کی گنجایش نہیں ہے۔ لہذا اس لڑکے کا بھی اسوقت میں پیدا

ہو جانا ضروری ہے۔ یہ جائز نہیں ہے کہ پیشگوئی نجات شاہ احساس تو اُسی وقت پوری ہو جائے اور وہ لڑکا جسکی پیدائش کو اس نجات کی علامت قرار دیا گیا تھا۔ حضرت مسیح جو سات سو بیالیس برس کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ عیسائیوں کی فہم و انصاف کو معلوم نہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ ایسی موٹی بات کو نہیں سمجھتے۔ اور زبردستی اس پیشگوئی کا مصداق حضرت مسیح کو بناتے ہیں۔

واز انجملہ پانچواں مقام یسعیاہ باب ۴۰۔ آیت ۳ ہے جسکو ڈپٹی آتھم نے اس پرچہ ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء پیش کیا ہے۔ جسکا مضمون یہ ہے۔ بیابان میں ایک منادی کرنے والے کی آواز۔ تم خداوند کی راہ درست کرو۔ اور اُسکے راستوں کو سیدھا بناؤ۔ اس پیشگوئی کو بھی حضرت مسیح سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ پیشگوئی بشہادت انجیل متی یوحنا بپتسما دینے والے مسیح کے حق میں ہے **متی باب ۳** میں آیت اسی ۳ تک کہا ہے ان دنوں یوحنا بپتسما دینے والا یہودیہ کے بیاباں میں ظاہر ہو کے منادی کرنے اور یہ کہنے لگا توبہ کرو کیونکہ آسمانی کی بادشاہت نزدیک ہے۔ (۳) کہ یہ وہی ہے جسکا ذکر یسعیاہ نبی نے یہ کہکے کیا۔ کہ جنگل میں ایک پکارنے والے کی آواز ہے کہ خداوند کی راہ کو درست کرو۔ اور اُسکے رستوں کو سیدھا بناؤ۔ ایسا ہی باقی انجیلوں مرقس لوقا۔ یوحنا میں ہے۔ افسوس عیسائی انجیلوں کو بھی توجہ سے نہیں دیکھتے۔ اور اسکے برخلاف عہد عتیق کی پیشگوئیوں کے بیجا تاویلیں کرکے اُنکو حضرت مسیح پر جماتے ہیں۔ اور اتنا بھی نہیں سوچتے اور سمجھتے۔ کہ ایسی پیشگوئیاں مسیح کے حق میں تسلیم بھی کر لیجاویں تو بھی اُن سے اُن کی الوہیت ثابت نہیں ہوتی۔ پھر ہم دعوے الوہیت مسیح کی تائید و ثبوت میں اون کو کیوں پیش کرتے ہیں۔

از انجملہ پانچواں مقام ملاکی باب ۳۔ آیت ۱ ہے۔ جسکو ڈپٹی عبداللہ نے اسی پرچہ ۲۵ مئی کی فہرست میں پیش کیا ہے۔ جسکا مضمون یہ ہے "دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کریگا" اس پیشگوئی کو بھی حضرت مسیح کی الوہیت یا ابنیت جسکے ثبوت میں اسکو پیش کیا گیا ہے۔ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر اسمیں مسیح کی بابت کچھ کہا گیا ہے تو اس سے مسیح کی صرف رسالت ثابت ہوتی ہے۔ نہ الوہیت۔ متی باب ۱۱۔ آیت ۱۰ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah.